دینی مدارس کونشانہ بنانا کس کا ایجنڈا؟

جناب نوید مسعود ہاشمی

یہ بات سالہا سال سے حکمران اور سیاست دان دہراتے چلے آرہے ہیں کہ قوم کے ڈھائی کروڑ بچے اس لئے تعلیم سے محروم ہیں کیونکہ ان کے والدین نجی، حتی کہ سرکاری سکولوں میں بھی کتابوں، کاپیوں اور دوسرے اخراجات اٹھانے کی سکت نہیں رکھتے۔

اس تعلیمی زبوں حالی کو دیکھ کر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو حکمران قوم کے ڈھائی کروڑ بچوں کو تعلیم دینے سے قاصر ہیں... انہیں یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ 35 لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے والے اور دوران تعلیم ان طلبہ وطالبات کی مکمل کفالت کرنے والے دینی مدارس کے پیچھے لٹھ اٹھائے پھریں؟ کیا 35 لاکھ کے لگ بھگ قوم کے بچوں اور بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ وپیراستہ کر کے ملک کا معزز اور مفید شہری بنانے سے بڑھ کر بھی کوئی اور خدمت ہوسکتی ہے؟

شور برپا ہے کہ مدارس کے نصاب تعلیم کو ''جدید'' بنایا جائے... یہاں انگلش، کمپیوٹر سائنس اور دیگر مضامین بھی پڑھائے جائیں حالانکہ یہ سارے مضامین مدارس میں پڑھائے جاتے ہیں لیکن اگر نہ بھی پڑھائے جاتے ہوں تو میرا سیکولر شدت پسندوں سے سوال ہے کہ جن اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں انگلش، سائنس، کمپیوٹر اور دیگر مضامین پڑھائے جاتے ہیں؛ جن تعلیمی اداروں میں آکسفورڈ کا جدید نظام تعلیم رائج ہے... بتایا جائے کہ ان تعلیمی اداروں سے جدید نصاب تعلیم پڑھنے والوں نے اس ملک اور قوم کو کرپشن، چور بازاری، رشوت خوری، مہنگائی بے حیائی، فحاشی، ذخیرہ اندوزی، قومی خزانے کی لوٹ مار کے سوا اور کیا دیا؟

مولانا طلحہ رحمانی بن مفتی احمد الرحمٰنؒ وفاق المدارس کے صوبائی ترجمان ہیں... ان کا گزشتہ روز مجھے کراچی سے فون آیا انہوں نے بتایا کہ ''تبدیلی'' کا نعرہ تو بڑی شدت سے لگایا جاتا ہے، مگر دینی مدارس کے لئے کچھ بھی تبدیل نہیں ہوا، پرویز مشرف دور سے لے کر نواز شریف دور تک دینی مدارس کو جس طرح سے تنگ کیا جاتا تھا...

وزیراعظم عمران خان کی حکومت بھی اسی روش پر قائم ہے' دینی مدارس کو کبھی رجسٹریشن کے نام پر' کبھی غیرملکی طلبہ کے نام پر' کبھی نصاب تعلیم کے نام پر تنگ کیا جاتا ہے... حالانکہ وفاق المدارس ہو یا تنظیمات مدارس کے اکابر سب نے ہمیشہ دینی مدارس کی طرف سے ہر حکومت سے مکمل تعاون کرنے کی کوشش کی۔

مولانا طلحہ رحمانی کا کہنا تھا کہ دینی مدارس کے لاکھوں طلبہ' علماء ہوں یا اساتذہ' انہوں نے وطن عزیز کی ترقی' بہتری اور یہاں قیام امن کی خاطر ہمیشہ مثبت کردار ادا کرنے کی کوشش کی' جناب طلحہ رحمانی کی یہ ساری باتیں درست تھیں صرف طلحہ رحمانی ہی نہیں... بلکہ وفاق المدارس کے سربراہ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ہوں' ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری ہوں' تنظیمات مدارس کے مفتی منیب الرحمٰن ہوں' مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی ہوں یا دیگر اکابر علماء' دینی اسکالرز اور مشائخ' وہ گزشتہ بیس سالوں سے دہائیاں دے رہے ہیں کہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں' دینی مدارس بے حیائی وفحاشی کے مقابلے میں غیرت وحیا کا پیغام ہیں۔

رشوت' چور بازاری' کرپشن اور لوٹ مار کے خلاف... دینی مدارس امانت ودیانت' ایثار وقناعت پسندی کی فکر کو عام کرتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ 71 سالوں میں آج تک دینی مدارس سے مکمل تعلیم حاصل کرنے والا کوئی عالم' مفتی' شیخ الحدیث خواہ وہ سیاست کے میدان میں ہی کیوں نہ ہو' بنکوں سے قرضے لے کر ہڑپ کرنے کا داغ ہو' قومی خزانے کو لوٹنے کا داغ ہو' ملکی پیسہ منی لانڈرنگ کے ذریعے برطانیہ' امریکہ' سوئیزرلینڈ یا دبئی منتقل کرکے وہاں محلات بنانے کے داغ ہوں یا کرپشن اور ملک کو نقصان پہنچانے کے دیگر داغ' ان سارے داغوں سے ان کے دامن پاک ہیں' بجائے اس کے اس معیاری خدمت پر دینی مدارس کی حکومت حوصلہ افزائی کرے' انہیں ریلیف فراہم کرے' دینی مدارس کے قائدین کی بے پناہ تعلیمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ایوارڈز اور اعزازات سے نوازے... الٹا حکمران اور سیکولر پٹاری کے دانش چور دینی مدارس کے مثبت کردار کو مٹانے پر تلے رہتے ہیں تو اس کی بنیادی وجہ صرف اور صرف ایک ہی ہے... اور وہ یہ کہ انہیں یہ ایجنڈا' ان کے غیرملکی آقاؤں نے تفویض کر رکھا ہے' یہاں ایسے ایسے مشکوک دماغ نابغے بھی رہتے ہیں کہ جو دن رات دینی مدارس سے یہ مطالبہ کرتے ہوئے نہیں تھکتے کہ دینی مدارس کو ڈاکٹر اور انجینئر تیار کرنے چاہئیں۔

ان ''نابغوں سے کوئی پوچھے کہ کیا تم نے کبھی کسی سکول' کالج یا یونیورسٹی سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ قرآن کے حافظ' قاری' دین کے عالم' مفتی اور شیخ الحدیث تیار کرے؟ کیا کرکٹ ٹیم سے ہاکی کا میچ جیتنے کا مطالبہ درست ہوگا؟ کیا فٹ بال ٹیم سے کرکٹ کا میچ جیتنے کی توقع رکھنا' بیوقوفی اور جہالت نہیں کہلائے گا؟

دینی مدارس کا کام' علماء' حفاظ' قراء' مفتیان اور دینی اسکالرز تیار کرنا ہے' دینی مدارس اور خانقاہوں میں تقویٰ'

طہارت، پاکیزگی، امانت و دیانت، شرافت و متانت اور حب الوطنی کی تربیت دی جاتی ہے کوئی سیکولر، کہ جو انگلش، ریاضی، بیالوجی، کیمسٹری اور کمپیوٹر اج کے طلباء کو مفت پڑھانے کے لئے تیار ہو؟ کوئی ایک بھی نہیں، بلکہ یہاں تو انگلش تعلیمی اداروں نے لوٹ سیل لگا رکھی ہے، انگلش تعلیم کے نام پر طلبہ و طالبات کے والدین کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا جا رہا ہے، انگلش نظام تعلیم کی اس لوٹ مار کا راستہ روکنے کے لئے عدالتوں کو فیسوں میں کمی کے فیصلے جاری کرنا پڑتے ہیں۔

لیکن دینی مدارس میں قوم کے نونہالوں کو نہ صرف یہ کہ مفت تعلیم دی جاتی ہے بلکہ انہیں بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، ماں باپ اور اساتذہ کی فرمانبرداری، حب الوطنی اور ملکی آئین کی پاسداری کرنا بھی سکھایا جاتا ہے...... ''تعلیم'' بڑی بڑی بلڈنگوں میں جدید فرنیچر اور جدید سائنسی آلات کے ذریعے انسانوں کو ''مشینی'' آدمی بنانے کا نام نہیں بلکہ ''تعلیم'' انسانوں کے دل و دماغ سے جہالت کی تاریکیاں مٹا کر ''علم'' کی روشنی سے منور کرنے کا نام ہے، عصری تعلیم کو اگر قرآن و سنت کے تابع کر کے قوم کے بچوں کو پڑھایا جائے تو پاکستان کی قسمت سنور سکتی ہے۔

''ریاست مدینہ'' قرآن و سنت کے بل بوتے پر قائم کی گئی تھی یہ قرآن و سنت پر مبنی معیشت کی برکت تھی کہ ریاست مدینہ میں کوئی زکوۃ لینے والا ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا تھا۔

اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں منعقدہ وحدت امت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر مملکت برائے داخلہ شہر یار آفریدی نے کہا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبویؐ سے تبدیلی لائے تھے...... ریاست مدینہ کے تمام فیصلے مسجد نبویؐ شریف میں بیٹھ کر کیے جاتے تھے، ہم مدارس اور مساجد کے کردار کو بحال کریں گے، ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی مر جائے تو اس کے جنازے کے وقت مدرسے کا مولوی یاد آتا ہے، اگر نکاح پڑھانا ہو تو مولوی یاد آتا ہے، ہم علماء کو ان کا جائز مقام دکھائیں گے''

وزیر موصوف کے مدارس و مساجد کے حوالے سے زریں خیالات اپنی جگہ پر، لیکن عمران خان کی حکومت عملی طور پر مدارس کے حوالے سے کیا اقدامات کر رہی ہے؟ بدھ کی صبح اس خاکسار کی وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا قاری حنیف جالندھری سے ٹیلی فون پر بات ہوئی تو میں نے یہی سوال ان سے کیا، مولانا حنیف جالندھری نے انتہائی دکھی لہجے میں جواب دیا کہ ''موجودہ حکومت مدارس کے حوالے سے صرف اعلانات کر رہی ہے لیکن عملی طور پر قدم اٹھانے سے گریزاں ہے۔ حکومت یکساں نظام تعلیم کی بات بھی کر رہی ہے، لیکن ہم نے اسے بتایا ہے کہ یکساں نظام تعلیم سے مراد طبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ ہے، لیکن اگر حکومت یکساں نظام تعلیم کی آڑ میں دینی نظام

تعلیم کو کمزور کرنے کی کوشش کرے گی تو اس کی اسے اجازت نہیں دی جائے گی۔ان کا کہنا تھا کہ دینی نظام تعلیم پر کوئی کمپرومائز نہیں ہوگا......مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ میں گزشتہ 30 سالوں سے مختلف حکومتوں سے مسلسل مذاکرات کرتا رہا ہوں،کوئی بھی حکومت دینی مدارس کے ساتھ معاملات کو حل کرنے میں نہ تو سنجیدہ ہوتی ہے اور نہ ہی مخلص' صرف عالمی صہیونی طاقتوں کو خوش کرنے کے لئے دینی مدارس کے ساتھ جان بوجھ کر چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے۔کبھی رجسٹریشن کے نام پر' کبھی اسناد کے نام پر' کبھی غیر ملکی طلبہ کے نام پر' کبھی بینکوں میں اکاؤنٹس کھولنے کے نام پر' کبھی کھالیں جمع کرنے کے نام پر' غرضیکہ اپنی مدد آپ کے تحت قوم کے لاکھوں نونہالوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے والے دینی مدارس کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے ضائع نہیں ہونے دیا جاتا۔ایک حکومت پانچ سال تک ہم سے مذاکرات کرتی ہے،نئی آنے والی حکومت پچھلے کئے کرائے کو ردی کی ٹوکری میں پھینک کر ایک دفعہ پھر نئے سرے سے شروع ہوجاتی ہے۔

مولانا قاری حنیف جالندھری کوئی عام شخص نہیں ،آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن اور 18 ہزار دینی مدارس کے مرکزی ناظم اعلیٰ ہیں انہوں نے حکومتوں کے ساتھ اپنے تین عشروں کے مذاکرات کا جو نتیجہ نکالا ہے' ہے کوئی حکومتی ترجمان کہ جو ان کی ان باتوں کو جھٹلا سکے؟

سیکولر پٹاری کے خرکار اور حکمران' تعلیم کے نام پر اربوں روپے کے فنڈز مختص کرنے کے علاوہ دنیا بھر سے لاکھوں ڈالرز فنڈز لینے کے باوجود قوم کے ڈھائی کروڑ بچوں کو سکولوں میں پہنچانے سے قاصر ہیں' تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وطن عزیز میں ''تعلیم'' کو ایک بڑی انڈسٹری میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

پرائیویٹ سیکٹر میں تعلیم کے نام پر اربوں روپے کمائے جا رہے ہیں' پرائمری سطح سے ہی بچوں سے ڈھائی ہزار سے لے کر 15 ہزار روپے تک ماہانہ فیسیں وصول کی جا رہی ہیں' اس لوٹ مار کو روکنے' سرکاری تعلیمی اداروں کو مثالی بنانے' تعلیمی اداروں سے بے حیائی اور فحاشی کا خاتمہ کرکے جدید سائنسی لیبارٹریاں بنانے کی بجائے حکمران مدرسہ' مدرسہ کھیلنا شروع کر دیتے ہیں' حالانکہ دینی مدارس میں قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم پہلے سے پڑھائے ہی جا رہے ہیں اور مدارس مزید بھی اس حوالے سے پیش رفت کرنے کیلئے تیار ہیں' دینی مدارس نے نہ تو کبھی حکمرانوں سے گرانٹ مانگی ہے اور نہ فنڈز وصول کیے ہیں بلکہ حکمرانوں کو تو یہ تک توفیق نہیں کہ وہ مدارس اور مساجد کی بجلی کے بلز ہی معاف کر دیں......بجلی کے بلز کے نام پر مسجدوں اور مدرسوں سے لاکھوں کروڑوں روپے وصول کرنے والے حکمران چلے ہیں مدارس کی اصلاح کرنے......

این خیال است ومحال است وجنوں است

''انسانیت'' کی پہچان اور علم کی روشنی پھیلانے والے دینی مدارس کے خلاف اگر امریکہ اور یورپ پروپیگنڈا کرتا ہے' تو وہ تو قابل فہم ہے کیوں؟ اس لئے کہ دینی مدارس میں انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلا کر ایک پروردگار کے عظیم دربار میں سر جھکانے کا پیغام دیا جاتا ہے... دینی مدارس میں اللہ کی حاکمیت اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی عظمت کو پڑھایا بھی جاتا ہے اور سمجھایا بھی جاتا ہے۔

اگر لارڈ میکالے کا انگلش نظام تعلیم اپنے طلباء و طالبات کو ''انسانیت'' کی پہچان کرواتا تو کیا کبھی ہمارے تھانے' کچہریاں اور دیگر سرکاری ادارے رشوت خوری اور قومی خزانے کی لوٹ مار کے مراکز بنتے؟ اگر آکسفورڈ کے نظام تعلیم نے دیانت' امانت' حیا اور ملک سے وفاداری کا سبق سکھایا ہوتا تو کیا کبھی... سرے محلوں اور پانامہ کے قصے یوں زبان زد عام ہوتے؟

میموگیٹ ہو' پانامہ ہو یا ڈان لیکس' کیا مدرسہ دشمنی کی خارش میں مبتلا کوئی خرکار بتا سکتا ہے کہ لوٹ مار اور غداری کے ان تینوں قصوں میں مدرسہ ''تعلیم'' کا کتنا کردار تھا؟

عزیر بلوچ ہو' حربیار بگٹی ہو' حسین حقانی ہو یا الطاف حسین' انگلش نظام تعلیم نے انہیں ملک سے وفاداری کیوں نہ سکھائی؟ حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ ایک اللہ والے بزرگ شیخ الحدیث تھے' 1991ء میں وہ اس دار فانی سے کوچ کر کے اللہ کے حضور جا پہنچے' ملک کے عظیم دینی مدرسے جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے وہ مہتمم بھی تھے... مجھے جب بھی ان کی زیارت اور ملاقات کا موقع ملا اور ان کی محفلیں میسر آئیں تو انہیں ہمیشہ پاکستان میں عملاً نفاذ اسلام کے لئے متفکر پایا' وہ فرمایا کرتے تھے کہ دینی مدارس وہ ''تربیت گاہیں'' ہیں کہ جہاں بچوں کی علمی تراش خراش کر کے انہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع' شیطان اور شیطانی طاقتوں کا باغی بنایا جاتا ہے... مفتی احمد الرحمٰنؒ جرات و بہادری کا مرقع اور قوم کے بچوں کے لئے شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتے تھے۔

سیکولر پٹاری کے دانش چور اور حکمران اپنی مدد آپ کے تحت چلنے والے دینی مدارس کی فکر میں تو گھل گھل کر ''ہاتھی'' بنتے جا رہے ہیں... لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ کیا کالجز اور یونیورسٹیوں کے لاکھوں طلباء کا قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کرنا حق نہیں ہے؟ انگلش نظام تعلیم سے منسلک ان لاکھوں' کروڑوں طلباء و طالبات کا کیا قصور ہے کہ جنہیں قرآن وسنت کی تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے؟

کیا صرف ''دینیات'' کو پڑھ لینے سے قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کرنے کا حق ادا ہو جاتا ہے؟

ان بندگان امریکہ! کو کوئی بتائے کہ انگلش' ریاضی' کمپیوٹر' سائنس تو سبجیکٹ ہو سکتے ہیں... مگر قرآن وسنت صرف ''سبجیکٹ''، نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے' اگر دینیات کو صرف 50 نمبر حاصل

کرنے کے لئے سبجیکٹ کے طور پر پڑھایا جائے گا... تو پھر وطن عزیز مزید پستیوں کا شکار ہوتا چلا جائے گا' لیکن اگر قرآن وسنت کی ابتدائی تعلیم کو سکولوں' کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ٹیچرز اور پروفیسرز ایک مکمل ضابطہ حیات سمجھ کر طلباء و طالبات کے قلب و ذہن میں اتاریں گے تو پھر وہی طالب علم جب ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد عملی زندگی میں آئیں گے... تو پھر ان کے رشوت لیتے ہوئے ہاتھ کانپیں گے' کسی غریب پر ظلم ڈھاتے ہوئے دل کانپیں گے' پھر وہ قومی خزانے کو شیر مادر سمجھنے کی بجائے قوم کی امانت سمجھیں گے... جب انگلش نظام تعلیم کے ساتھ' ساتھ معصوم طلباء و طالبات کو اساتذہ کرام اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہو کر قرآن وسنت کے مطابق حلال وحرام کی تمیز سکھانے کی کوشش کریں' قرآنی حکم کے مطابق ماں' باپ کا احترام سمجھائیں' قرآنی حکم کے مطابق عورتوں کے احترام کا سبق سکھائیں' رشوت خوری' چوری' ڈکیتی کے عذاب سے ڈرانے کی کوشش کریں' قرآن وسنت کے مطابق یتیموں' مسکینوں اور بیواؤں کے حقوق پڑھانے کی کوشش کریں... تو کیا پاکستان ایک مثالی ملک نہ بن جائے؟

کیا وجہ ہے کہ میڈیکل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے بننے والا ڈاکٹر' مریضوں کے لئے ''قصائی'' بن جاتا ہے؟ انجینئرنگ کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے والا انجینئر بلڈنگوں اور سڑکوں پر دونمبر میٹریل استعمال کر کے کروڑوں روپے کی کرپشن کا مرتکب ہوتا ہے؟

فواد حسن فواد' شرجیل انعام میمن 462 ارب کی کرپشن کے کیس میں مبتلا ڈاکٹر عاصم' فریال تالپور' آصف علی زرداری' اسحاق ڈار اور نیب کو کرپشن کیسز میں مطلوب دیگر ملزمان دینی مدارس سے پڑھ کر آئے تھے یا پھر کالجز اور یونیورسٹیوں سے؟ دینی مدارس کے روشن کردار پر حملے... عالمی صہیونی ایجنڈے کا حصہ ہے۔ دینی مدارس کے خلاف نت نئے قوانین کو منظور کرنا بھی غیر ملکی آقاؤں کو راضی کرنے کے لئے ہے... شہباز شریف اور ان کی پنجاب اسمبلی نے نواز شریف کی آشیرواد سے پنجاب کے دینی مدارس اور مذہبی جماعتوں پہ جتنے مظالم بھی ڈھائے' وہ ریکارڈ پر موجود ہیں ان مظالم کے تانے بانے بھی عالمی ایجنڈے سے جا ملتے ہیں۔

☆......☆......☆